اینجانب

گذر گئے یہی گردش میں اپنے لیل و نہار
شب فراق گئی روز انتظار آیا

حضرت آندھی کے اندھادھند گرد وغبار نے ہوا خور بھلے مانسوں کو بدعت پیشہ گنواروں کی طرح اندھا کر دیا۔ کہ دور کا آدمی اندھا معلوم ہونے لگا۔ اب وہ خواہ کتنے ہی آسمانی بنیں آسمان کو بھی دیکھ نہیں سکتے۔ ساکی نیلی آنکھیں کبھی کبھی ذرا سے چھینٹے سے کھل جاتی ہیں۔ اور ایسی کھلتی ہیں کہ دن کو بھی تارے دکھائی دینے لگتے ہیں۔ جبھی تو آدمی نادر پیشانی ہوکے کڑک بجلی بنجاتا ہے۔ گرمی کی لوؤں میں غیظ و غضب کی وہ آتشی لو اٹھتی ہے۔ کہ تھرمامیٹر کا پارہ بھی ایک سو ۷-۲ درجہ پر گرم ہوجاتا ہے۔ خدا کی پناہ ایسی گرمی کہ دیسی آدمی انگریزی بیل بوتل کے جیسے بکنڈری پر ڈھیلی کھانے لگتا ہے۔ کہ شاید اسی طرح بدن میں ٹھنڈک پہونچے۔ بعضی یہ سمجھ کر ہماری تحریر میں کوئی آتشی مزاج والا سمجھے تو ہم کہتے نہیں۔ ہاں اوروں کے بس کا تو یہ روگ ہے نہیں۔ خدا کرے آسمان میں جلدی سے کوئی چھید ہو کر ایک آدھ چھینٹے کی جگہ نلکی سی بندھ جائے۔ تو دم میں دم آئے۔ سچ ہے کل شئی من اللہ۔ سنانے گرمی کی گھس نے آموں کی طرح عام و خاص کی پالیں ڈالدیں۔ اور اینجانب کا تو کچومر ہی نکالدیا۔ اور ایسا رنگ بدلا کہ سنکی سنگھوں کے ایسا کر دیا۔ ہلکے گرمی۔ اگر کسی کو تہ خانہ میں بٹھائے تو کوئی منہ نہ لے۔ بدن گھلا خدا کرے اساڑھ میں بارش ہے تو ابر نیسان کی طرح جلدی سے اندر پرستوں کو بھگو دے اور اس جوش سے مینہ برسے کہ بڑے بڑے خیالی نجومیوں کے ستاروں کے چھکے چھوٹ جائیں۔ اور ہاتھ پاؤں پھول پھال کے توبے بن جائیں۔ اور ایسے سیلاب آئیں کہ ہفت اقلیم میں پانی ہی پانی نظر آئے۔ اور دنیا کے ماہیتی شرطے بے پھریں۔ اور کم سے کم اس اقرار سے بہیں کہ ہماری مٹی کے بچے آکر ہمارے ہی ہاتھ لگیں۔ سفید چوٹے والے جوکڑیوں کو چھوئیاں بنا کے ایسی جھوکریاں بھر دیں۔ کہ جنگلی چوٹی کی محل بنکے جو اسمیں نخت ربود کرتے پھریں۔ کیونکہ ابھی بارش کے تیور ہی غضب کے نظر آتے ہیں۔ اسکے بگڑے ہوئے مزاج کی خصلتیں آسمان سے دس بیس بانس نیچے اتر آئی ہیں۔ بھوکے بگلا بھگتوں کی زندگی کے دن آسایش سے کٹتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں منیوں کے کال شاہی جھمے گرتے اور جو میں ٹوٹتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ فاقہ مستوں پیٹ بھر کے ملار گانے کی دھن باندھنے لگے ہیں۔ انکے پیٹ کے چوہے جو آٹوں دن قلابازیاں کھاتے رہتے تھے۔ بی سیتی کی ناک کے چوہے بنکے۔ پھدک پھدک کے بی گوہر کی نتھنی کی ڈور پر دوڑنے کھیلنے لگینگے۔ حصول آزادی کے بندے نیچرل تصیلی کے چٹے بٹوں کے گورکھ دھندے میں پڑکر مالداروں کا شکار کرکے عیش پسندی کی ٹٹی بجائینگے۔ دغابازی دغابازیاں۔ جعلسازیاں۔ مکر۔ فریب لوٹ کھسوٹ جو گرانی سے ہو رہی ہیں۔ سب کے سب سیلاب برد ہو جائینگے۔ بھلا ٹھہر کے کوئی کہہ تو دے کہ کال تھا۔ سکال آیا۔ وہ عدم کو گیا اور یہ وجود میں آیا۔ حضرت لوگ آنے جانے کے نام پر کان کھڑے نہ کریں۔ ہمیشہ یوں ہی تغیر و تبدل ہوتا چلا آیا ہے یکے میرود و دیگرے می آید۔ عسر کے بعد یسر ضرور ہے گو کبھی فاقہ ہے کبھی سیری ہے۔ کبھی دھموں ہے کبھی پنسیری۔ کسی کا گھر عشرت کدہ ہے اور کسی کا عسرت کدہ۔ کوئی پیٹ پر ہاتھ پھیر رہا ہے کوئی سر پیٹ رہا ہے۔ کوئی خوشی میں مگن ہے کوئی رنج میں پژمردہ۔ جو خوش تو ہو جاؤ خدا خدا کرکے خزاں کے دن جاتے اور بہار کے دن آتے دکھائی دیتے ہیں سے

دلوں کی کوچہ گیسو میں ہیں رہتی ہے آمد شد * پریشاں کوئی جاتا ہو کوئی برہم نکلتا ہے

ہاں اتنی دعا ہے کہ عیش پسند چوڑے بی ننی جان کے گھٹنے سے لگے بیٹھے رہیں اور انکی گوشت روٹی میں کمی نہ آنے پائے۔ غرض کھانے والے سلامت رہیں۔ بخار طاعون۔ مرگ مفاجات۔ ہیضہ وغیرہ دشمنوں کو مبارک ہے۔ اور ناظرین کو سے

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے * تاکہ آنکھیں کھلی رہیں اور دم نکل گیا۔

کے مصداق نہ ہوں۔ آمین۔ یہ لوگ غم و خوشی کو دنیا کے پیر زال کے توام بچے بتاتے ہیں۔ لیکن انکا آگے پیچھے کا ہونا ہی جڑواں کا تضاد ثابت ہوتا ہے۔ ہاں یہ کہو کہ ہندو مسلمانوں کا سا چولی دامن کا ساتھ ضرور ہے مہینے گرمی کے ہاتھ میں برسات کا ہاتھ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گرمی ٹوٹ کے پڑتی ہے تو برسات بھی پھوٹ بہتی ہے۔ اگر وہ کم ہو تو یہ بھی کم۔ ابکی گرمی کی جھلس نے جہاں کے مرد و عورت کو کیا بچہ بچہ تک کی چیونٹی چیونٹی کو جھلا دیا۔ اس جوش سے پڑی کہ سر کا مغز شریف جوش میں آگیا۔ تو گویا برسات ریتا رو شور دکھائیگی۔ بھئی اینجانب کو تو برسات کا سیلابی سماں ہوتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابھی سے سماں ہو گیا ہے۔ لیجئے ۱۲۔ سیر داؤد خانی کا آٹا ہو گیا۔ اب گھٹا آنے میں کیا گھاٹا ہے۔ ابھی خاک دھول بگولے پھلوں کی طرح اڑ رہی ہے۔ ۸ بس رہی ہے۔ کوئی دن میں پانی برسنے لگیگا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ گرمی کی خیر منائی جائے۔ وجہ۔ کہ آدمی عمر بھر بلکہ پشتوں تک خراب خستہ

یاران ہمہ قالب

تو آج نامہ لکھتے ہیں خون جگر سے ہم

قہر خدا ہے اُنکو خیال اب بھی گر نہو

مسٹر پنچ - تسلیم عرصہ سے خدمت فیضدرجت میں حاضر نہو سکا - آج بارے ایسا اتفاق ہوا ہے - امید کہ آپ بھی میری خاطر پہلے سے (بھی کرینگے - کیونکہ بقول شخصے سے قدر کھو دیتا ہے ہر روز کا آنا جانا ✦

بھئی کچھ خبر ہے - اب آتے ہیں برسات کے دن - برسات میں ضروری ہیں چیزیں تین - مضبوط گھر - شراب - ساقی - مضبوط گھر کی بھی تو آپ جانیں دہلی جیسے صلے شہر کے کیا کہنے - مسٹر ابخواری کا ایک مضمون مرسال اور رنڈیوں والی غزل تو واہ - بس سونے پہ سہاگہ یا کسی گورے دمکتے چہرہ پر جالی کا نقاب -

مضمون

اب کیا رہا کہ جس سے رقیبوں کا ڈر کریں

ہمتو بروں کے نام کو پہلے ہی رو چکے

ہا ہا ہا ہا - لو بھئی مبارک وہ دیکھو پچھم سے کالے کالے بادل مستوں کی مانند جھومتے چلے آتے ہیں - سیاہی میں بجلی کا چمکنا تو گویا زلفوں میں رخ انور نظر آتا ہے - اُدھر کسی حسینوں کے عاشقوں کے تو ارمان ہی نکلے جاتے ہیں

کیا مزہ دیتی ہے بجلی کی کڑک مجھ کو ریاض

مجھ سے لپٹے ہیں مرے نام سے ڈرنے والے

ہاں بھئی کبھی تو جی کی میرا بھی دل لہرا اٹھا ہے

چلو چلیں کسی زہرہ جبیں کی دکاں پہ چلیں

جہاں ہو مجمع حسینوں کا ہو وہاں پہ چلیں

اب تو یہ معلوم ہی ہو گیا کہ چھنے گی ضرور دو چار صاحب اور بول اُٹھے وہاں چلیں جہاں گلابی رنگ گھٹے - خیر یہ متوالے کالے کالے بادلوں کے شراب والے کی دکان سے پیالے ہاتھ میں لئے کوئی جیب میں ڈالے جو بازار میں آنکلے تو ایک بولے کچھ گزک کی ٹھہریگی - کھٹا ارے کھٹا - میٹھا کڑوا - نمکین چٹپٹا - چٹ پٹا - کچھ لیتے بھی ہو - تو یہ ٹھہری کہ آج کل فصلی چیزوں میں زیادہ لطف آتا ہے - ایک نے ککڑیاں لیں - دوسرے نے تربوز - تیسرے نے خربوزہ تلوایا اسی طرح سے سب صاحبوں نے فصلی چیزیں خوب ڈھیر سے لیں - چلے تو آگے ایک کوٹھے پر نظر پڑی بس رندانہ طبعی ہوکر وہاں پہونچے سب پہ غضب ہوئی پھر دور چلا - کچھ نشہ ہوا تو اب شیخ جلی والا مضمون ہر ایا ہے

مزہ نشہ کا ہے کیا جب ذرا خمار نہ ہو

مزہ وصال کا کیا گر فراق یار نہ ہو

اہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہے

جسے شوق سخنگوئی نہیں بقیہ ہے زن ہے

وہ پتھر ہے جسے نسبت نہیں ہے شعر کے فن سے

قہ قہ قہ قہ قہ - ککڑی بھی ایک عجیب چیز ہے - ککڑی - ککڑی - ککڑی یہ سب ایک ہی وزن ہے - اور ایک ہو مگر پچھلی کا پچھلا حصہ (سب) واہ استاد کہنے والے ہوں تو تم جیسے ہوں) **خربوزہ خور** - خربوزہ کی آگے نقل مجھکو بھی مجھے کسی کامل فن کا جو شعر یاد آیا ہے

کوئی اُبھرے ہوئے جوبن جو مجھ کو یاد آتے ہیں

تو مجھ کو لکھنؤ کے دوست خربوزہ کھلاتے ہیں

گلی جو کسی جو جاتا ہوں تو آنکھیں پھوٹ آتی ہیں

جو ہے باریک تیغ ابرو بس دل پر چلاتے ہیں

ہزار علم ہیں ہے وہ جفتیں بنائیں ہی تو کیا ٹھیرا

ملانا ہاتھ تو ستاد کیوں کیسی سناتے ہیں

تربوز خور - جی ہاں کیوں نہیں گر سنئے تو اگر خربوزہ خریدا و فی الحال اتفاق سے کوئی مزہ ورنہ ملا تو کہئے جناب خواہ مخواہ اپنے آپ ہی کو مفت ہی دور لیجانا پڑا - اب ادھر تو جناب کا وزن گھڑی کی زنجیر توڑے دیتا ہے - ادھر سنیے کی خوشبو دماغ کو بہا رہی ہے - اور ادھر سے حضرت زبیح تشریف لاتے ہوئے کیا کہتے ہیں - او مرغی والے انڈے کیا صاحب دیئے - ہا ہا ہا - او ہو ہو ہو - قہ قہ قہ - تربوز کا اور معاملہ ہے - ایک تربوز لیا اور رومال کے چار کونے باندھ دیئے اور چلے جاتے ہیں خیر ہے - ہاں جو کسی نے دیکھا بھی تو سمجھا کہ خیر تو ہے نہیں کسی چیز کا پھیر ہوگا - واہ واہ وا - (تربوز خور) ہی عمل نہ کرو - دیکھا آخر نہ کہ پھوٹ کی طرح پھوٹ بہے ہے

ہم بھرے بیٹھے ہیں کیوں تو نے چھیڑا ہمکو

ہم کھا رہے ہیں تربوز - شربت - اور وہ کہتی ہیں تو سنا اس کثرت سے پیدا ہوتے ہیں کہ میں نے سنا ہوگا ابھی تک بھی اُسی سے بیٹے ہیں -

خربوزہ خور - جی واجب جیسی تو چینوٹیاں ۔۔۔۔ ہاہاہا ۔۔۔۔۔
اتنے میں ایک صاحب نے صدا دی کہ ساقی ایک پیالہ اور براہ خدا ؎

ساقی باقی جو کچھ ہو دے
باقی ساقی شراب دیدے

نجریا سے لگا یوں دو و آ - یار کچھ عملی معاملات طے ہو جائیں اور کہا کہ اتنے میں انہوں نے پھر آواز دی کہ نجریا سے لگا یو مورے راجہ - اب انکو تو پڑے اونٹنے دیجئے ذرا دختر رز کی بھی سیر ہونی چاہئے -

ہم - صاحب میں نے آنجناب کو پہچانا ہے - ذرا ادھر تو متوجہ ہوجئے -

ذبیح صاحب پنچ - آہا کر - اوہ - آپ ہیں حضرت سرواں - کہئے بڑی مدت میں ملے - کہو بھئی مزاج وزاج کے حال

ہم - سب عنایت ہے - کیا کہوں آجکل ایسا سفر درپیش رہا - کہ ایک دم کی رخصت نہ ملی - خیر انشاء اللہ آپکی خدمت میں رہا کرونگا -

پنچ - اجی بھئی کہو کدھر سے آتے ہو - کہو کچھ شربت وربت - تمباکو دہاکو پان وان الائچی ولائچی -

ہم - بھئی کچھ کہو نہیں - ابھی چلا آتا تھا کہ ایک جگہ مستوں کا جھمیلا تھا ایسا پسند آیا کہ شریک ہی تو ہو جاؤں - اب صرف آپکی رائے کیا بلکہ آپ کو ساتھ لینے آیا ہوں -

پنچ - اجی بھئی نام نہ لو ایک تو اتنی گرمی - خلاف شرع - خلاف مذہب - خلاف عقل - خلاف فیشن -

ہم - بھئی سب تو سب فیشن کا نام تو جھوٹ ہی لیا - اب تو فیشن اسی میں ہے کہ شراب ہو کباب ہو - معشوق باآب و تاب میں شباب ہو نہ پردہ ہو نہ حجاب ہو - نہ ظلم ہو نہ عتاب ہو نہ حساب ہو نہ کتاب ہو نہ شتاب ہو نہ اضطراب ہو - باغ شاداب ہو لطف بے حساب ہو -

پنچ - خیر ہے کب سے تم اسے سیکھے -

ہم - بھئی جب سے دختر رز بھی کی ہوا کھائی ہے مذاق کی ہوا اسکی ہے - اور آپ کو تو انکار سے عذر چاہئے - کیونکہ خود حافظ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

ساقیا برخیز و در دہ جام را
خاک بر سر کن غم ایام را

پنچ - وہ یوں نہیں یوں ہے ؎

ساقیا برخیز و بشکن جام را ٭ رو سیہ کن بادۂ گلفام را

اور ہے بھی تو وے معرفت ہے -

ہم - خیر چلے تو - وہاں جو گئے کہ انکی صحبت سے حظ اٹھائیں تو وہ سب کے سب کمبخت برین کی ہوا کھا رہے ہیں - اولیا - انبیا - رشی - منی - انکی نقل حضرت ذبیح نے آخر دو جرعہ نوش کئے جب سرور ہوا تو کیا سوجھی کچھ نہیں

پنچ - ارے واہ استاد میں سمجھا - یہ تھی شراب معرفت - بادل کی آمدگیاں سر کی جا اٹھی تھی - باتیں ذلیل تھیں بازار دنیا تھا - جو کہ کے خلاف مختلف مذاہب تھے - باتیں باہمی دلیلیں تھیں - میخانہ کا مے فروش مرشد تھا - وہ کلکن گوشہ نشینی کا تھا - وہ معشوقہ دنیاوی خواہشیں تھیں - لیکن واللہ کسی میخوار کو خیال بھی نہ آیا - بوتلیں خیال انسانی تھیں - جام وحشی تھے سرور سرور دائمی تھا -

ہم - کہاں کی سوجی - خوب سوجھی - تو اب نہ بھولنا - میں ہفتہ وار آپکی یاد کرتا رہونگا - اور آپ بھی نہ بھولیں تو ہے -

پنچ - ارے بھئی بھلا آپکو ! توبہ کیجئے توبہ کیجئے - استغفر اللہ - اب کے ہفتہ سے آزما دیکھئے -

ہم - تو اب رخصت - تسلیم - تسلیم

پنچ ! معاف کیجئیگا - انشاء اللہ - اب غلطی نہ ہوگی - آداب آداب ؎

راقم سعال مورانوی از بہار

قلم گوید کہ من شاہ جہانم
قلم کش را بدولت میرسانم

ایک روز چند احباب بیٹھے ہوئے گپیں اڑا رہے تھے - ذکر مذکرہ میں آ گئے بحث لکھنے لکھانے کی - ایک صاحب فرمانے لگے کہ ولایتی قلم سے بہت اچھا لکھا جاتا ہے - بس سر سر لکھتے چلے جائیے کیا مجال جو کہیں رک جائے - دوسرے صاحب کہنے لگے - کہ حضت میں ہولڈر کا نمبر بڑھا ہوا ہے - اہاہا - بس بے ڈھنگ ہو اور میں - پھر دیکھئے بہار - وہ سٹرانگے بھروں کہ اللہ دے اور بندہ لے - تیسرے صاحب ریز کرنے لگے - کہ جناب عالی ہمارا سرکنڈے کا قلم سلامت رہے منت کا قلم اور چلے ایسا جیسے موٹر کار - چوتھے صاحب نئی روشنی کے تعلیم یافتہ تھے وہ ایسے موقع پر کب چوکتے اور ہم بکم بنے بیٹھے رہنے والے تھے - بولے گل افشانی کرنے لگے - کہ کوئی پین کا نمبر بڑھا ہوا ہے - ہیپنیل پین کیطرح

رفتار ہے اسکی پر جرعدہ ملا رہے۔ پھسلتا ہوا چلا جائے۔ کہیں اٹکنے نہ پائے اسپر واسطی قلم کے تعریف کنندہ خاموش نہ رہ سکے۔ فوراً ہی بول اٹھے۔ کہ حضرتا واسطی قلم کو کوئی نہیں پاتا۔ اسکی رفتار کے آگے گرتا ہے۔ سب کا پتہ۔ کیا آپنے سنا نہیں ؎

قدر دانا فرنگ کیا جانیں
وہ تو چڑیا کے پر سے لکھتے ہیں

اسپر خوب قہقہے اڑے۔ اور یار لوگ مزے سلے کر شعر پڑھنے لگے ✦

راقم مسٹر اے آر بیرٹھی از لکھنو

اگرچہ شہر کے باہر نکل گیا ہے قیس
یہاں سے دور بیاباں میں اسکا ڈیرا ہے
پھر اسکا شور ابھی قیس کے لیلے کہتی تھی
کسی نے پھر مرے مجنوں کو آج چھیڑا ہے

تو بھی زمانہ نے کروٹ بدلی۔ روسی پسلی پھر پھڑکی عہدنامہ جاپانی روسی سے کر جانے کا روسی نے نرالا ڈھنگ نکالا ہے فرستے ہیں کہ جاپان کو کوریا میں کوئی حق نہیں ہے بقول مخبر ابھی تو عہدنامہ کی سیاہی بھی نہیں سوکھی۔ جو بد عہدی کی روسیاہی سوجھی۔ انکے روز روشن میں شب کوریا گور نور ایمان سے سرخ رو تو کیا روسفید بھی نہیں بلکہ رو سیہ آپیر حرص کا خرس اب پریسیڈنٹ صاحب امریکہ کا انصاف صاف صاف ظاہر ہوگا۔ یا میدان مصاف اجی حسد کا موسم ہے بیٹھے بیٹھے جھرجھری لیکر جان سے بیزار ریچھ نے پنجہ جھاڑ تالی پیشکار کوریا پر کچھ پھر انگڑائی لیکر جمائیں جمائیں کرنی شروع کی۔ کوریا گر کوڑیا ہے اسپر کیا منحصر ہے انکا من منچوریا میں بھی اٹکا ہوا ہے۔ اتنے دن ہوگئے گو قدم جمتے جمتے میں اکھڑنے کا نام ہی نہیں لیتے۔ جاپان بھی کنکھیوں سے تاک جھانک میں لنگر لنگوٹ سے تیار مستعد ہے۔ اے واہ رے روس منحوس تیرے یہ ٹھاٹھ اگرچہ آپکا نام فولاد تھا گر اتو بیڈول کاٹھ رہ گئے۔ جو ایک دیا سلائی کی آشنائی میں بھسم ہو جانے لگے ابھی سٹری ہوگیا ہے۔ ہول کھاتے کھاتے ہول دلا ہوگیا ہے۔ تلوار کے تو دم خم گر تلوار کے وار خالی خولی۔ وہ ہی مثل کہ چور چوری سے گیا تو کیا ہیرا پھیری بھی نہیں روس اب تو شیا پھوس کنجوس مکھی چوس اپنی عادت سے مجبور ہمیشہ بد عہدی انکا دستور فرانسی دوستی سے روپیہ سے بھر دیا ٹوٹے پھوٹے جہازوں کی درستی کا حکم دیا ہے۔ لیکن کیا مقدور رکھتا ہے جو کمیٹی کو بری آنکھ سے دیکھ سکے جانتا نہیں کہ سر برا سر دھڑ سے الگ تسمہ نہ لگا رہنے پائیگا۔ انگلستان سے خبر ہر کبھی بد عہدی کا مزا چکھنا پڑیگا۔ بھلا وہ کہاں تک دریگا۔ دیکھیے کیا ہوتا ہے۔ روسی جنرل وہ ہی ذاف ووف انگریزی کچ زبانی جی۔ ابھی مارشل اور ماستوفی ہوا مد بجائے انکے کو وا امقرر ہوا ہے۔ خبردار ہوشیار ✦

راقم شعلہ مار زنگ گو علیار

یک نو شد دو شد

ازیں قدم این جانب فردالمجد والمواہب کی طرف سے نوری بخدمت جناب مہاراج تفنترومس۔ عرف قشو المقلب بہ دہلی پنچ صاحب بہادر کے حضور میں۔ سلام بالکرام کا تو کرا ہیگیش ایے تو بہ پیش کش باد۔

اما بعد

بندۂ ناچیز حقیر فقیر۔ شاعر باکمال۔ ناثر بے مثال۔ میں کہ حضرت مولانا۔ ابنجاب علیہ الرحمۃ۔ عرض پرداز ہوں کہ انجناب کو دو ایک اشعار مع کچھ اغیرہ وغیرہ سنا کر محظوظ فرمایا چاہتا ہوں۔ ہاں حضرت تو بس جلد مجھ سے بیشتر فرما ہی ڈالئے۔ بہت خوب لیجیے سنئے۔ فرماتا ہوں ؎

کوچہ جاناں میں تھا یاروغیرہ غیرہ مجنوں بہت ✦ میں پلٹ آیا وہاں سے غل غپاڑا دیکھکر

واہ جناب۔ استغفراللہ لاحول ولا۔ اے توبہ سبحان اللہ ماشاءاللہ کیا خوب فرمایا ہے حضرت۔ یہ غیرہ غیرہ مجنوں۔ اور غل غپاڑا کی بھی ایک ہی کہی۔ ارماں تھے باقی ایک شعر اور سن لو۔ ہاں۔ ضرور عرض کیجیے۔ بہتر سنئے ؎

اے رقیبو ہم نہ مارینگے تمہیں یا ہوش سے ✦ تم نہ گھبراؤ مرا جوتا چڑھتوال دیکھکر

واہ واہ واہ۔ خوب ہی عرض کیا ہے۔ سنئے۔ تڑپنے۔ کیا کہتے ہیں۔ ہی حضرت لگے ہاتھ ایک مزہ دار قصہ بھی سن لیجئے۔ ابھی ابھی چڑھتوال اور چڑھتوال کے قافیہ پر فیل دندان کا قافیہ یاد آتے ہی وہ واقعہ بھی یاد ہی آگیا۔ اچھا تو بس اس واقع کو بھی بیان ہی فرما دیجیے۔ ہاں ہاں سنئے۔ ایک دن میں اور دو چار صاحبان تشریف فرما تھے کہ ایک ستاں شاہ تشریف لائے۔ اور حق باحق کا نعرہ لگاتے ہوئے بیٹھ گئے ابھی دو چار ہی منٹ گذرے ہونگے کہ ادھر سے ایک اور شاہ صاحب بھی آپہنچے۔ دونوں کی گھڑ بڑ باتیں ہوئیں۔ پھر پہلے شاہ صاحب نے اس شعر کو پڑھا کہ

شاہ مرداں شیر یزداں قوت پروردگار ✦ لافتیٰ الا علی لاسیف الا ذوالفقار۔

مگر آپنے اصلاح دیکر پڑھا اور یوں فرمایا کہ شاہ مرداں الخ۔ اتنے میں دوسرے بول اٹھے یوں نہیں بلکہ یوں سنو شاہ مرداں فیل دنداں قوت پرور دگار ✦ انکا یکبا تھا کہ یک شد دو شد